

سجدہ سہو واجب ہوا لیکن کرنا بھول گیا، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء الہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

زید نے ظہر کی چار سننیں پڑھیں، جن میں سجدہ واجب ہو گیا تھا، لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گیا، پھر اس کے بعد چار فرض کی نیت کر لی اور قیام میں ہی اسے یاد آگیا کہ اس پر سجدہ سہو واجب تھا، تواب سجدہ سہو کب کرے؟

جواب

صورت مسؤولہ میں جب اگلی نماز شروع کر دی، تواب پچھلی نماز (سننوت) کے سجدہ سہو کا محل ختم ہو گیا، لہذا اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا، بلکہ اس (سننوت) کا اعادہ واجب ہے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ:

نماز میں اگر سجدہ سہو واجب ہو جائے، اور سہو ہونا یاد نہ رہے، اور سلام پھیر دے، تو فقط سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا، بلکہ جب بنائے کے منافی کوئی فعل پایا جائے، تو پھر سجدہ سہو ساقط ہوتا ہے، اور اگلی نماز شروع کر دینا یہ بھی بنائے کے منافی فعل ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں آپ نے سننیں مکمل کرنے کے بعد فرائض کی نیت کے ساتھ تحریمہ باندھ لی، تواب سجدہ سہو کا محل نہ رہا، اب ان سننوت کا اعادہ کرنا واجب ہو گا۔ رد المحتار میں ہے ”ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمداً، الا اذا فعل فعلاً يمنعه من البناء بان تکلم او قهقهہ او احدث عمداً او خرج من المسجد او صرف وجهه عن القبلة وهوذا اکرله، لانه فات محله وهو تحريمۃ الصلاۃ“ ترجمہ: سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا، اگرچہ جان بوجھ کر سلام پھیرا ہو، ہاں جب سلام کے بعد ایسا کوئی فعل کیا جو نماز کی بنائے کے منافی ہو مثلاً بات چیت کر لی ہو، یا قہقهہ لگایا ہو یا جان بوجھ کر حدث طاری کیا ہو یا مسجد سے نکل گیا ہو یا سجدہ سہو یاد ہوتے ہوئے قبلہ سے چھرہ کو پھیر لیا ہو تو پھر سجدہ سہو نہیں کر سکتا، کیونکہ ان صورتوں میں سجدہ سہو کا محل فوت ہو گیا، اور وہ محل تحریمہ نماز ہے۔ (رد المحتار، جلد 2، صفحہ 674، مطبوعہ: کوئٹہ)

حاشیہ شبی علی تبیین الحثائق میں ہے ”فکل ما یقطع البناء یقطع التکبیر و کل مالا یقطع البناء لا یسقط التکبیر فیا زا تکلم بعد السلام او ضحك فقهہ او احدث عمداً او شرع فی صلاۃ اخیری او اعراض عن القبلة، وهوذا اکرللتکبیر او خرج عن المسجد، وهو ساہ عنه او اکل او شرب او اشتغل بعمل کثیر فھذه الاشیاء یقطع البناء و تسقط التکبیر“ ترجمہ: ہر وہ عمل جو بنائے کو قطع کرے، وہ تکبیر کو بھی قطع کر دیتا ہے اور ہر وہ عمل جو بنائے کو قطع نہیں کرتا، وہ تکبیر کو بھی ساقط نہیں کرتا، توجہ کوئی سلام کے بعد کلام کرے، یا قہقهہ لگائے یا جان بوجھ کر وضو توڑے یا کوئی اور نماز شروع کر دے یا قبلہ سے پھر جائے حالانکہ اسے تکبیر کہنا یاد ہو، اور بھولے سے مسجد سے نکل جائے، یا کھائے یا پینے یا عمل کثیر میں مشغول ہو جائے، تو یہ تمام چیزیں بناء قطع کرتیں اور تکبیر کو ساقط کر دیتی ہیں۔ (حاشیۃ الشبی علی تبیین الحثائق، کتاب الصلاۃ، ج 1، ص 227، مطبوعہ: قاہرہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمة الله علیہ فرماتے ہیں : ”جس پر سجدہ سہو واجب ہے، اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو بھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے، لہذا جب تک کلام یا حدث عمدیا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہوا سے حکم ہے کہ سجدہ سہو کر لے۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 717، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دریختمار میں ہے ”تعاد و جو باغی العمد و السیهوان لم یسجد“ ترجمہ : نماز کا کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑا تو نماز واجب الاعادہ ہے اور اگر بھولے سے رہ گیا لیکن سجدہ سہونہ کیا تو بھی واجب الاعادہ ہے۔ (ردا الحمار من الدر الخمار، جلد 2، صفحہ 181، مطبوعہ : کوئٹہ)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَرَّوْجَلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مجیب : مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوى نمبر : WAT-4651

تاریخ اجراء : 26 رب المجب 1447ھ / 16 جولی 2026ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

Dar-ul-ifta AhleSunnat

 daruliftaaahlesunnat

 Daruliftaaahlesunnat

 feedback@daruliftaaahlesunnat.net